REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

87

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱

یوم - پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ — ۲۶ صلح ۱۳۳۵ ہش — ۲۶ جنوری ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۵ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ مگر بحیثیت مجموعی طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کراچی سے کل اور آج کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

جلسہ بزم حسن بیان قیادت ربوہ

بزم حسن بیان قیادت ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸/۱/۵۶ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں جلسہ ہوگا جس میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب پروفیسر ٹی۔آئی کالج "حقیقۃ الرؤیا" کے عنوان پر علمی تقریر فرمائیں گے۔ تمام احباب خصوصاً خدام اجلاس میں شامل ہو کر تقریر سے مستفیض ہوں۔

سیکرٹری بزم حسن بیان

روس اور ایران کی سرحد پر دس

- اشخاص کی گرفتاری -

تہران ۲۵ جنوری۔ کل ایران اور روس کی سرحد پر ایرانی حکام نے تخریبی کارروائیوں کے الزام میں دس آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں ایک غیر ملکی بھی شامل ہے۔

عالمی بنک کے صدر نے قاہرہ آنے

- کی دعوت منظور کرلی -

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ عالمی بنک کے صدر یوجین بلیک نے قاہرہ آنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یا درہے بنک اسوان بند کی تعمیر کے لئے ۲۰ لاکھ ڈالر قرض دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۲۵ جنوری۔ آج صبح ۶ بجکر ۵۸ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۳۲ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج صبح دھند کی ایک دبیز تہ چھائی ہوئی تھی جو سورج نکلنے کے بعد دیر تک قائم رہی۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق آج مطلع صاف رہے گا۔ اور رات کے وقت درجۂ حرارت میں کمی آجائے گی۔

سوویٹ یونین کی وفاقی جمہوریہ روس کے وزیر اعظم مستعفی ہوگئے

"میں نے جمہوریہ کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے استعفیٰ دیا ہے" مسٹر سپانوف کا اعلان

ماسکو ۲۵ جنوری۔ ماسکو ریڈیو کی ایک اطلاع کے مطابق سوویٹ یونین کی وفاقی جمہوریہ روس کے وزیر اعظم مسٹر الیگزنڈر این سپانوف اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ سوویٹ یونین کی سولہ جمہوریتوں میں سے وفاقی جمہوریہ روس سب سے بڑی جمہوریہ ہے۔ روس کے کل رقبہ کا ۷۷ فیصدی اس میں شامل ہے۔ اور ملک کی مجموعی آبادی میں سے ۵۶ فیصدی لوگ اس میں بستے ہیں۔ مسٹر الیگزنڈر سپانوف نے وفاقی جمہوریہ کی سپریم سوویٹ میں اپنے مستعفی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں جمہوریہ کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے مستعفی ہوا ہوں۔ ان کی جگہ ماسکو کے میئر وزیر اعظم چنے گئے ہیں۔

ارجنٹائن کے سفیر مقیم انگلستان کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن کا تحفہ

لنڈن مسجد میں سفیر موصوف کی آمد

اہلِ ارجنٹائن کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اظہار

لنڈن ۲۴ جنوری (بذریعہ تار) آج امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب نے لنڈن مسجد کی ایک مختصر سی تقریب میں سفیر ارجنٹائن کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا تحفہ پیش کیا۔ سفیر موصوف اہل ارجنٹائن کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اظہار کرنے کی غرض سے امام مسجد لنڈن سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ قرآن مجید کا تحفہ پیش کرتے ہوئے مکرم امام مسجد لنڈن نے سفیر موصوف کو بتایا کہ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً نازل ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کا اس کے متعلق یہ وعدہ ہے۔ کہ یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے من وعن محفوظ رہے گا۔ اس میں کسی قسم کی تحریف نہ ہو سکے گی۔ اس کی بے مثل تعلیم بنی نوع انسان کو روحانی اخلاقی اور دنیوی انحطاط و شکست سے محفوظ رکھنے کی ضامن ہے۔

سفیر موصوف نے قرآن مجید کا تحفہ قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور امام مسجد لنڈن کی تقریر کو سراہتے ہوئے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے — بعدہ امام مسجد لنڈن نے سفیر موصوف اور ان کے سیکرٹری کی خدمت میں چائے پیش کی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

امریکہ اور چین کے وزراء خارجہ کی ملاقات کی تجویز

پیکنگ ۲۵ جنوری۔ چین نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ فارموسا کے مسئلہ کا عملی حل تلاش کرنے کے لئے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور چین کے وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی کی ملاقات ہونی چاہیئے۔ چین کے دفتر خارجہ نے اس بارے میں جو اعلان جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جنیوا کانفرنس ناکام ہونے کے باعث وہاں اس مسئلہ کو خاطر خواہ طریق پر حل نہ کیا جا سکا تھا۔ اس لئے اب دونوں وزراء خارجہ کو باہم ملاقات کر کے اس کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

روس اور جاپان کے مذاکرات امن

لنڈن ۲۵ جنوری۔ یہاں معاہدۂ امن کے متعلق روس اور جاپان کے درمیان بات چیت کا سلسلہ جاری ہے۔ ابتدائی مذاکرات کے بعد اب باقاعدہ معاہدہ کی دفعات پر غور شروع ہو گیا ہے۔

انڈونیشیا میں لازمی فوجی تربیت

- کا قانون -

جاکرتہ ۲۵ جنوری۔ انڈونیشیا میں لازمی فوجی تربیت کا قانون نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکومت اس بارے میں قانون کا ایک مسودہ تیار کر رہی ہے۔ جسے منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

روسی سفیر کی طرف سے ملاقات کی درخواست

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ روسی سفیر مقیم انگلستان نے صدر آئزن ہاور سے ملاقات کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ وہ اس ملاقات میں مارشل بلگانن کا ایک خاص پیغام دینا چاہتے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۶ء

مادیات اور روحانیات کا تعلق

جب سے انسان نے اپنے متعلق سوچنا شروع کیا ہے۔ اسی وقت سے مادیت اور روحانیت کی تقسیم پر دو گروہ دنیا میں چلے آتے ہیں۔ مادیت کا تعلق چونکہ ہمارے ظاہری حواس سے ہے۔ جن کا براہِ راست ان پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے عوام میں مادیت روحانیت پر اکثر غالب رہی ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاح میں اس کو ہم نفس امارہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی انسان کا وہ پہلو جس میں وہ ظاہری حواس کے تاثرات فوری طور پر قبول کرکے ان کے حکم پر عمل کرتا ہے۔

عام زبان میں ہم اس کو انسان کا سطحی پہلو بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ پہلو مادیات کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ انسان مادیات سے جلد اثرات قبول کرتا ہے۔ اور ان اثرات کے تحت اپنی زندگی کا زیادہ حصہ گذارتا ہے۔ لیکن ایسی زندگی جلد ہی ایک مشینی سی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور انسان اس سے فطرتاً اکتا جاتا ہے۔ اس لمحہ میں اس کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ اس کی زندگی کا ایک اور بھی لطیف تر پہلو ہے۔ انسانی زندگی کا یہ پہلو وہ ہے۔ جس کی زنجیر کی آخری کڑی کو ہم روحانیت کہتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں اس ارتقائی عمل کو حیوان سے انسان، انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اس ارتقاء کی چونکہ پہلی کڑی مادیت اور آخری کڑی روحانیت ہے۔ اس لئے بادی النظر میں مادیت اور روحانیت میں ایک تضاد سا محسوس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انسانوں میں شروع ہی سے اس سطحی تضاد کی وجہ سے دو مخالف گروہ دنیا میں چلے آئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے رجحانات کے مطابق اپنے اپنے نظریہ کا اثبات اور مخالف نظریہ کی نفی کی ہے۔ اور اس کو شد و مد سے بیان کیا ہے۔

روحانی پہلو دنیا میں وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے فرستادے پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے اپنے ماحول کو روحانی سطح پر قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ عوام اس سطح سے گر کر مادیاتی سطح پر آجاتے رہے ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال یورپ پیش کرتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یورپ مادی ترقی کی افراط کی وجہ سے دنیا کے لئے ایک خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے دانشمند اس سوچ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ دنیا کو اس سے کس طرح بچایا جائے۔

مشکل یہ ہے۔ کہ مادہ پرست لوگ روحانیت کے ہی سرے سے منکر ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کے معترف ہیں۔ ان کو اپنا حریف سمجھتے ہیں۔ اور عموماً انہیں عقل سے عاری خیال کرتے ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے حالات میں مادیات سے روحانیات تک جو ارتقائی منازل ہیں ان کو زیر نظر رکھ کر تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے ہیں۔ لیکن دو نبیوں کے درمیانی وقفہ میں عوام ارتقائی منازل کو بھول جاتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے روحانیت خود ایک ایسی چیز بن جاتی ہے۔ جس کا تعلق انسان کی معمولی زندگی سے منقطع نظر آتا ہے۔

اسلام نے جو آخری دین ہے اس ارتقاء پر کما حقہٗ زور دیا ہے۔ جس کی توجیہہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ مادہ اور روح دو متحارب چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں۔ اور مادی زندگی ہی ارتقاء پذیر ہوکر روحانی خصوصیات سے متصف ہو جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مشہور لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں قرآن کریم کی آیات سے استدلال فرمایا ہے۔ آپ کا جو قول اوپر درج کیا گیا ہے۔ وہ اسی استدلال کا ماحصل ہے۔ لیکن آپ نے اپنی توجیہہ میں مادہ اور روح کے تعلق کے متعلق صاف صاف لفظوں میں اسلامی نظریہ کو پیش کیا ہے۔ اور یہ نظریہ ایسا ہے۔ جس کو اب بعض دانشمندانِ مغرب بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؓ صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی جلسہ سالانہ کی تقریر میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے:۔

"آپ نے اپنی کتابوں میں بعض ایسے نکات بیان کئے ہیں۔ کہ آج سالہا سال کی تحقیقات کے بعد بڑے بڑے سکالر ان کے خلاف کوئی اور نظریہ قائم نہیں کر سکے۔ مثلاً ۱۸۹۲ء میں آپ ضمنی طور پر اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں۔

"غرض جسمانی صدمات بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے۔ کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں"۔

دوسری بات آپؑ نے یہ بیان فرمائی کہ:۔

"اس سے زیادہ اس تعلق کے ثبوت پر یہ دلیل ہے۔ کہ غور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں روح کبھی اوپر سے نہیں گرتی۔ بلکہ وہ ایک نور ہے۔ جو نطفہ میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشوونما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صـ۸۵)

۱۹۵۵ء میں آکر امریکہ کے ایک عظیم بیالوجسٹ Edmond W. Sinnot dean of Yale's Graduate School نے روح اور مادہ کے تعلق کے بارے میں ریسرچ کی۔ اور اس کے بعد ایک کتاب "دی بیالوجی آف دی سپرٹ" تحریر کی۔ اس کتاب کا خلاصہ ویکلی ٹائم آف امریکہ مجریہ دس اکتوبر ۵۵ء میں چھپا ہے۔ اس خلاصہ کے دو اقتباسات قریباً ان دو اقتباسات کا ترجمہ ہیں۔ مثلاً وہاں لکھا ہے۔ "اس وقت تک سائنس اس کی وضاحت نہیں کر سکی"۔ یعنی یہ ایسا راز ہے۔ جس کے متعلق بیالوجسٹ مذکور نے تسلیم کیا ہے۔ کہ اب تک سائنسدان اسے پا نہیں سکے۔ یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ کہ انسان اسے قیامت تک بھی نہیں پا سکے گا۔ لیکن بہرحال سائنسدانوں نے اس حد تک تسلیم کر لیا ہے۔ کہ سائنس اب تک اس راز کو پا نہیں سکی۔ آگے جا کر خلاصہ لکھنے والا بیان کرتا ہے:۔

"تنظیم کا یہ اصول نہ صرف انسان کا ارتفاع کرتا ہے۔ بلکہ اس کے مذہب کے لئے تین بنیادی چیزیں مہیا کرتا ہے۔ یعنی بے ترتیب ہیولیٰ میں ترتیب پیدا ہو جاتی ہے۔ مادہ میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بے اثر اور غیر جانبدار عناصر میں شخصیت ابھر آتی ہے۔ تنظیم کا یہ اصل جس کو کسی طور پر بھی الفاظ میں بعینہٖ نہیں ڈھالا جا سکتا۔ میں بلا خوفِ تردید اسے خدا تعالیٰ کی ایک صفت سمجھتا ہوں"۔

گویا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم کئے گئے دار العلوم کے بیت الفکر کی ایک مثال دی ہے۔ کہ آپ نے ۱۸۹۲ء میں یہ بتایا کہ روح جسم سے نکلتی ہے۔ اس کے قریباً ۶۰ سال بعد سائنسدانوں نے جو معرکہ مارا اس کا نتیجہ وہی تھا۔ جو آپ نے ۱۸۹۲ء میں بیان فرما دیا تھا۔" (الفرقان ربوہ جنوری ۵۶ء صـ۱۲)

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ اس مسئلہ کے ہر پہلو پر بحث کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اسلام نے جسمانی سطح سے اٹھا کر انسان کو روحانی سطح پر قائم کرنے کے لئے کیا کیا طریق پیش کئے ہیں۔ جس سے یہ تنازعہ جو مادہ اور روح کے درمیان شروع سے چلا آتا ہے۔ پوری طرح طے ہو جاتا ہے۔ اور سائنس اور مذہب کا جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ جو جسم اور روح کو متضاد چیزیں تصور کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے۔ روح جسم ہی سے برآمد ہوتی ہے۔ اس لئے دونوں میں چولی دامن کا سا تعلق ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ فہم قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے ہی آپ نے ان نکات کو واضح کیا ہے۔ اب دانشمندانِ مغرب بھی ایک دوسرے طریق سے حاصل کردہ علم کی بنا پر ان نتائج کی تائید کر رہے ہیں۔ جس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ حقیقت کا مکمل چہرہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو چراغِ عقل جو عطا کیا ہے۔ اس کی روشنی میں بھی حقیقت کا کسی قدر نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؓ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ طریق تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے آپ کا ایک الہام بھی پیش کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

"ذو عقل متین ...... بیت الفکر و بیت الذکر من دخلہٗ کان اٰمنا۔

(تو آج ہمارے نزدیک) ...... قوی العقل ہے۔ ...... (کیا ہم نے تجھے) بیت الفکر اور بیت الذکر (عطا نہیں کئے) اور جو شخص اس بیت الذکر میں باخلاص و بقصد تعبّد و صحت و حسنِ ایمان داخل ہوگا۔ وہ سوءِ خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔"

(الفرقان ربوہ جنوری ۵۶ء صـ۱۳)

اس الہام سے بھی اسی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اسلام کے اصولوں کے مطابق ارتقائے حیات کے لئے ضروری ہے۔ کہ بیت الفکر اور بیت الذکر کو ایک ہی مکمل عمارت کے اجزاء سمجھا جائے۔ اور انہیں علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔ اسی طرح انسان حیوان سے بلند ہوکر انسان اور انسان سے بلند ہوکر با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے بلند ہوکر باخدا انسان بن سکتا ہے۔ اگر اس تسلسل سے کسی کڑی کو نکال دیا جائے گا۔ تو یکطرفہ ترقی تو ہو سکے گی۔ مگر انسانیت کا ارتقاء بحیثیت مجموعی نہیں ہو سکے گا۔ اور فساد کی صورت پیدا ہوگی۔ جیسا کہ آج مغرب صرف مادیاتی ترقی کی وجہ سے دنیا کے لئے زحمت بن گیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؓ کے الفاظ میں

"گویا یہ یونیورسٹی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس زمانہ میں قائم کی گئی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک بیت الفکر کہلاتا ہے۔ یعنی یہ حصہ ان علوم پر مشتمل ہے۔ جو کوئی اپنی عقل و تدبر۔ غور و فکر اور دنیوی جد و جہد سے نکالتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ حقایق الاشیاء

(باقی صفحہ ۷ پر)

مسلمانوں کے علمی کارناموں کا محرک قرآن مجید ہے

قرآنی تعلیم کی افضلیت کے متعلق اہلِ مغرب کا اعتراف

از مکرم مسعود احمد صاحب بی۔ اے

—(۲)—

مسلمانوں کے علمی کارنامے

یہ اسی ہمہ گیر تعلیم کا اثر تھا کہ مسلمانوں کو جب دنیا میں اقتدار حاصل ہوا۔ تو انہوں نے علمی ریسرچ کے میدان میں وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ جن پر دنیا آج بھی حیرت کئے بغیر نہیں رہتی۔ علوم و فنون کی ترقی کے لئے مسلمانوں نے جو عظیم یونیورسٹیاں قائم کیں۔ اور ان میں تعلیم و تدریس اور ریسرچ کے جس نئے نظام کی بنیاد ڈالی۔ اس وقت کی معلوم دنیا میں اس کی کوئی مثال موجود نہ تھی۔ حتٰے کہ یورپ کے لوگوں کے لئے مسلم یونیورسٹیوں کا فارغ التحصیل ہونا ایک قابل فخر چیز سمجھی جاتی تھی۔ وہاں کے لوگوں نے بکثرت آ آ کر ان یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی۔ اور اس طرح اسلامی علوم کو یورپ میں رائج کر کے وہاں کے کروڑوں انسانوں کو جہالت اور توہم پرستی کی لعنت سے نجات دلائی۔ چنانچہ پروفیسر ایچ۔ اے ڈیویز اپنی کتاب An outline History of the world کے صفحہ ۲۸۴، صفحہ ۲۸۵ پر لکھتے ہیں:۔

"محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے بعد پانچ سو سال کے اندر اندر ان کے ماننے والوں نے ایک ایسی تہذیب کی بنیاد ڈالی جو بحیثیت نظام سے کہیں زیادہ ارفع و اعلےٰ تھی۔ جو اس وقت یورپ میں رائج تھا...... انہوں نے ایسی ایسی عظیم یونیورسٹیاں اور دارالعلوم قائم کئے کہ یورپ کے تعلیمی ادارے صدیوں ان کا مقابلہ نہ کر سکے ان میں سے بغداد قاہرہ اور قرطبہ کی یونیورسٹیاں خاص طور پر مشہور تھیں قاہرہ کی یونیورسٹی میں کم از کم بارہ ہزار طلباء بیک وقت تعلیم پاتے تھے۔ مسلمانوں کے پاس بڑی بڑی لائبریریوں کا قیام عمل میں آیا۔ ان میں سے بعض لائبریریوں میں لاکھوں کی تعداد میں کتابیں تھیں۔ جنہیں خاص ترتیب کے ساتھ رکھا جاتا تھا۔ مزید برآں ان کی فہرستیں اور نشاندہی کے جملہ انتظامات پوری طرح مکمل تھے۔ قرطبہ یونیورسٹی میں بہت سے عیسائی طلباء بھی پڑھتے تھے وہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب اپنے اپنے ملکوں میں واپس گئے۔ تو ان کے ذریعہ ان ممالک میں بھی علوم و فنون اور تہذیب و ثقافت کا چرچا ہوا۔ پیرس آکسفورڈ اور شمالی اٹلی کی یونیورسٹیوں پر اندلس کی یونیورسٹیوں کا گہرا اثر پڑا لازمی تھا۔ قرطبہ کی یونیورسٹی کے مشہور ترین عیسائی طلباء میں سے ایک Gerbert نامی طالب علم تھا۔ جو بعد میں سلویسٹر ثانی کے نام سے پاپائے روم کے عہدہ پر فائز ہوا۔ اس نے اپنے وقت میں یورپ کے اندر ریاضی کے علوم کو رائج کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔

دنیا کی سائنس بڑی حد تک مسلمانوں کی مرہون منت ہے۔ انہوں نے عربی ہندسوں اور اعداد کا علم ایجاد کیا۔ الجبرے کا علم تو یکسر انہی کے دماغ کی اختراع ہے انہوں نے علم مثلث (Trigonometry) علم بصریات (Optics) اور علم نجوم (Astronomy) کو ترقی دی لنگر (Pendulum) ایجاد کیا۔ اور علم طب کو عروج پر پہنچایا۔ انہوں نے فزیالوجی اور ہائی جین کا مطالعہ کیا۔ اور جراحت کے میدان میں بعض مشکل ترین اپریشن سرانجام دیئے۔ انہیں نیند آور ادویہ (Anaesthetics) کے استعمال کا طریق بھی آتا تھا۔ مختلف امراض کے علاج کے جو طریقے انہوں نے ایجاد کئے۔ ان میں سے بعض آج کے دن تک رائج چلے آ رہے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ یورپ میں کلیسا نے دواؤں کا استعمال ممنوع قرار دے رکھا تھا اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ خیالی بھوت کو بھگانا ہی بیماریوں کا بہترین علاج تصور کیا جاتا تھا۔ اور یورپ میں عطائیوں اور ٹوٹکے باز حکیموں کی بھرمار تھی۔ مسلمانوں کے ہاں طبی سائنس کا حقیقی علم موجود تھا۔ بوعلی سینا ان کے نامور ترین حکماء میں سے ہے۔ وہ ترکستان میں بخارا کے قریب پیدا ہوا تھا۔ لٹریچر کے میدان میں بھی دنیا مسلمان فکر عربوں کی کچھ کم مرہون نہیں ہے......

بنی نوع انسان کی ذہنی اور فکری حیات پر مسلمانوں کا ایک اور اہم احسان کاغذ کی صنعت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ غالباً ان کی اپنی ایجاد نہیں تھی (غالباً انہوں نے چینیوں سے یہ فن حاصل کیا) لیکن یہ امر شک و شبہ سے بالا ہے کہ یورپ میں اس فن کو رائج کرنے والے مسلمان ہی تھے اس سے قبل کتابیں مختلف پارچات یا Papyrus کی چھال وغیرہ پر لکھی جاتی تھیں۔ مصر پر عربوں کا تسلط ہو جانے سے یورپ کو Papyrus کی فراہمی منقطع ہو گئی تھی۔ اگر ان کے ذریعہ کاغذ کی فراہمی عام نہ ہوتی تو طباعت کا فن بھی بے فائدہ تھا۔ اور یورپ میں تعلیم کا وسیع نظام قائم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہو سکتا تھا"

خالص علمی میدان کے علاوہ زراعت صنعت و حرفت اور تجارت وغیرہ میں مسلمانوں نے جو ترقی کی۔ اور جو نئے نئے اصول اور طریقے وضع کئے۔ اہل مغرب نے اپنی کتابوں میں ان پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ تہذیب و تمدن کی تاریخ سے متعلق کسی بھی کتاب میں مسلمانوں کی اس ترقی کا حال مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز بھی جن کا اسلام کے خلاف تعصب اظہر من الشمس ہے۔ جب اپنی کتاب outline of History میں مسلمانوں کے علمی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ تو اس تاریخی حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہتے کہ:۔

"مغرب کے مقابلہ میں کئی صدیاں قبل ہی اسلامی دنیا کے شہروں۔ بصرہ کوفہ بغداد۔ قاہرہ اور قرطبہ وغیرہ میں بہت سے تعلیمی مراکز قائم ہو گئے تھے۔ ابتدا میں یہ محض مذہبی مدرسوں کی حیثیت تھے۔ جن کا تمام تر دارومدار مسجدوں پر تھا۔ لیکن بعد میں انہی میں سے عظیم یونیورسٹیوں کا ایک سلسلہ نمودار ہوا۔ ان یونیورسٹیوں سے علم کی روشنی اسلامی دنیا کی حدود سے نکل کر دور دور تک پھیلتی چلی گئی۔ خاص طور پر قرطبہ میں عیسائی طلبہ کی ایک بھاری تعداد ہر وقت موجود رہتی تھی۔ عرب فلسفہ کا پیرس آکسفورڈ۔ شمالی اٹلی اور مغربی یورپ کے مکاتیب خیال پر بلاشبہ گہرا اثر پڑا۔ قرطبہ کے ایک ابن رشد کا نام ہی عرب فلسفہ کے اس انتہائی اثر کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ جو اس زمانے میں یورپ کے قلب و ذہن پر چھایا ہوا تھا۔"

الغرض مسلمانوں کے علمی کارناموں سے اس وقت سارا یورپ متمتع ہو رہا تھا۔ اور اگر ۷۳۲ء عیسوی میں Tours کے مقام پر مسلمانوں کو شکست نہ ہو گئی ہوتی تو مغربی یورپ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جانے سے علوم و فنون کی ترقی میں اور زیادہ اضافہ ہوتا۔ اور یورپ اسلامی تہذیب و ثقافت سے براہ راست فائدہ اٹھا کر خود اس رنگ میں شاہراہ ترقی پر گامزن ہو جاتا۔ کہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رؤیا و کشوف اور الہامات پر کبھی فخر نہ کرو

"کسی کو ایک خواب آ جائے یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکا کھاتا ہے۔ خواب تو چوہڑوں۔ چماروں اور کنجروں کو بھی آ جاتے ہیں۔ اور سچے بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو ایک شخص کو چند خوابیں آ گئی ہیں۔ اور وہ سچی بھی ہو گئی ہیں۔ مگر اس سے کیا بنتا ہے۔ کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جائیں تو وہ بچ جائے گا ہرگز نہیں۔"

(اخبار بدر جلد ۷ نمبر ۳)

جو [illegible] گئے ۔ موجودہ لادینی تہذیب سے کہیں زیادہ قابلِ افتخار ہوتی۔ اسلامی تہذیب کی برتری کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آج خود یورپی مؤرخین چارلس مارٹل کی فتح پر خوش ہونے کی بجائے افسوس کا اظہار کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ وہ صاف لکھتے ہیں کہ اگر ۷۳۲ء عیسوی میں چارلس مارٹل کے ہاتھوں عبدالرحمٰن کی فوجوں کو شکست نہ ہوتی اور سارا مغربی یورپ مسلمانوں کے زیرِ نگین آجاتا تو یورپ میں کئی صدیاں قبل ہی علمی ترقی کا دور شروع ہو جاتا اور علمی ریسرچ کے میدان میں اہلِ یورپ کہیں سے کہیں نکل جاتے۔ چنانچہ مسٹر ایچ اے ڈیویز "An Outline History of the World" میں لکھتے ہیں

"یہ امر مشکوک ہے کہ آیا فی الواقعہ چارلس مارٹل اور اس کے وحشی سپاہیوں کی فتح اس تعریف و توصیف کی مستحق ہے۔ جس کا بہت سے مورخ اسے لازمی طور پر مستحق گردانتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کو جنوبی فرانس میں پاؤں جمانے کی اجازت دے دی جاتی تو وہ یقینی طور پر فرینک قوم کے مقابلہ میں وہاں سائنس اور دیگر علوم و فنون کو کہیں زیادہ تیزی اور سرعت کے ساتھ ترقی دیتے اندلس میں مسلمانوں نے جو سلطنت قائم کی اور اسے عروج پر پہنچایا وہ ملحقہ عیسائی مملکتوں سے کہیں زیادہ عظیم اور خوشحال تھی۔" صفحہ ۲۷۹-۲۸۰

عظمتِ قرآن کا اعتراف

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ علوم و فنون میں مسلمانوں کی یہ حیرت انگیز ترقی قرآن مجید کی بے مثل تعلیم کی وجہ سے تھی یہ امر محض خوش فہمی یا خوش عقیدگی پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ خود یورپ کے اہلِ فکر اور اہلِ علم حضرات تسلیم کرتے ہیں کہ قرونِ وسطیٰ کے مسلمانوں میں علوم و فنون کا جو زبردست پرچا نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ ان کی آسمانی کتاب ہے۔ کہ جس میں علم کی عظمت اور حصولِ علم کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسٹر ہوریس شپ (MR Horace Ship) اپنی کتاب "Books That moved the world" کے صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں۔

"اس [illegible] (مراد قرآن مجید ہے۔ ناقل) عرب کے چند بادیہ نشین قبائل کو توہمات اور بت پرستی کے چنگل سے نکال کر انہیں جنگجو اور بہادروں کی قوم میں تبدیل کر دیا۔ جو اس خدائے واحد کی راہ میں بخوشی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے جس کی پیغمبرِ اسلام نے ان کو تعلیم دی تھی ...... اس کے ذریعہ ایک ایسی عظیم الشان ثقافت معرضِ وجود میں آئی جس میں مشرق و مغرب کا علم سمویا ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے علمِ ریاضی، علمِ نجوم، علمِ کیمیا، علمِ طب، علمِ اشکال اور دیگر سائنسی علوم کو سمجھنے کے اعتبار سے انسانی فہم و ادراک میں بے انتہا ترقی ہوئی ہر مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ یا کالج ہوتا تھا۔ جس میں یہ لوگ جو تحصیلِ علم کی تڑپ سے پوری طرح بہرہ مند تھے ہر قسم کے مسائل پر باہم اپنے وقت کے عیسائیوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ آزادی کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرتے اور بحث و تمحیص میں حصہ لیتے تھے عربوں نے ہندسوں کا جو علم ایجاد کیا اس نے رومیوں کے پیچیدہ سسٹم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور اس طرح ریاضیات میں ترقی کی نئی راہیں کھلیں پیغمبرِ اسلام کی وفات کے بعد اس تمام اسلامی تہذیب کا شیرازہ قرآن اور اس کی تعلیم کی وجہ سے بندھا رہا۔ اسی قرآن کی وجہ سے جو پیغمبرِ اسلام کی زبانِ وحی حق ترجمان کا درجہ رکھتا تھا۔ اس بارے میں تعجب بے محل ہے کہ جب دورِ رسالت کے ابتدائی دنوں میں اہلِ مکہ نے پیغمبرِ اسلامؐ سے معجزے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے جواب میں کہا یہ وحی جو قرآن کی شکل میں مجھ پہ نازل ہو رہی ہے۔ براہِ راست خدائے واحد کا ایک زندہ معجزہ ہے۔"

اسی طرح آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے چیف اورینٹل ریڈر مسٹر جان نیش ایم اے (آکسن)، ڈی۔ ڈی (لنڈن) (MR John Naish) قرآنی اقتباسات کی مشہور کتاب "The wisdom of The Quran" کے دیباچہ میں تحصیلِ علم کے متعلق قرآن مجید کی مذکورہ بالا تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ حیاتِ انسانی کے متعلق لوگوں کا علم بالکل سطحی نوعیت کا ہے۔ وہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم سطحی علم سے آگے بڑھ کر تعمق سے کام لیں اور حقائق الاشیاء کو معلوم کرنے اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں وہ کہتا ہے انسان بذاتِ خود عجائبات اور معجزوں کا منبع و مصدر ہے"

اسی طرح مسٹر برٹرم تھامس (Mr. Bertram Thomas) نے بھی جو مشرقِ وسطیٰ میں عرصہ دراز تک مختلف عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں مسلمانوں کے علمی کارناموں پر کچھ کم حیرت کا اظہار نہیں کیا ہے وہ اپنی مشہور و معروف کتاب "The Arabs" میں لکھتے ہیں :-

"قرونِ وسطیٰ کا زمانہ عربوں کے سائنسی علوم اور ان کی شہرت سے گونج رہا تھا ان کی یہ علمی ترقی اس لحاظ سے کچھ کم دلچسپ نہیں ہے کہ ایک یا دو صدی قبل تک یہی عرب زمانہ دراز سے بادیہ نشینی کی گمنامی میں کھوئے ہوئے تھے"۔ صفحہ ۱۸۲

دراصل عربوں میں یکایک بیداری کا پیدا ہونا اور پھر ان کا علمی ترقی کے لحاظ سے باقی دنیا سے سبقت لے جانا خود اس امر کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے اثر سے ہی ان کی کایا پلٹی تھی اور یہ قرآن ہی کا اعجاز تھا کہ جس نے ایک بادیہ نشین قوم کو دیکھتے ہی دیکھتے اصولِ جہانبانی پر حاوی کر دیا اور وہ علوم و فنون کے میدان میں بھی دنیا کے پیشوا تسلیم کئے جانے لگے۔ چنانچہ مسٹر برٹرم تھامس نے اپنی اسی کتاب میں آگے چل کر اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ان لوگوں میں علمی ذوق کیونکر پیدا ہوا اور یہ علمی ریسرچ کے میدان میں کس طرح اس مقامِ بلند پر پہنچے کہ دنیا انہیں اپنا پیشوا اور سردار تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی۔ انہوں نے اس کتاب کے صفحہ ۱۸۱ پر لکھا ہے کہ باہر کی دنیا میں نکل کر عربوں نے دنیوی علوم کا نہایت ذوق شوق کے ساتھ مطالعہ کیا۔ وہ تہیہ کر چکے تھے۔ کہ وہ علم ضرور حاصل کریں گے خواہ وہ انہیں کہیں بھی میسر کیوں نہ آئے ان کے اس عزم کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں

"بلاشبہ کیا خود قرآن اور احادیث میں کثرت کے ساتھ اس قسم کی ہدایت موجود نہ تھی کہ جس میں لوگوں پر زور دیا گیا تھا کہ وہ علم کی تلاش میں لگے رہیں؟ تو پھر یہ خوف کیوں لاحق ہوتا کہ عجمی علوم آسمانی ہدایت میں رخنہ ڈالنے کا موجب ہوں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ بلکہ خدا نے تو یہ اعلان کیا تھا اور اسلام نے توجہ دلائی تھی کہ (فکر و تدبر اور وسعتِ علم کے نتیجے میں) تخلیقِ عالم کے عجائبات اور نشان اور بھی زیادہ منکشف ہوں گے"۔ صفحہ ۱۸۲

مذکورہ بالا اقتباسات اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ ہم ہی نہیں کہتے بلکہ خود مغربی مفکر اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں علم و فضل کے جو دریا بہائے ان کا محرک قرآن ہی تھا اگر یہ محرک موجود نہ ہوتا تو عرب کے بادیہ نشین جو زمانہ دراز سے گمنامی میں کھوئے ہوئے تھے اس قدر قلیل عرصہ میں علمی ترقی کے لحاظ سے اس عروج کو نہ پہنچتے۔ پس حصولِ علم کے متعلق قرآن مجید کی بے مثل تعلیم اور اس پر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے عمل اور اس عمل کے شاندار نتائج سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن تمام علوم کا منبع و مصدر ہے اس نے اس بارے میں جو اصولی تعلیم دی ہے جو قوم بھی اس پر عمل کرے گی۔ وہ علمی ریسرچ کے میدان میں ضرور کامیاب ہو گی۔ البتہ اس نے علمی ریسرچ کی تمام تر بنیاد یتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض پر ہی نہیں رکھی ہے بلکہ اس نے اس کے ساتھ یذکرون اللّٰہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم کو بھی لازمی قرار دیا ہے اور یہی قرآنی تعلیم کی وہ امتیازی خوبی ہے۔ جو تمام دوسرے تہذیبی نظاموں سے اسے ممتاز کرتی ہے اور یہی وہ حدِ فاصل ہے۔ جس سے یورپ کی موجودہ مادی ترقی اور ماضی میں مسلمانوں کے علمی عروج کے درمیان بعد المشرقین کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اول الذکر کا انجام آج ہمارے سامنے فساد فی الارض کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے اور موخر الذکر اپنے وقت میں دنیا کا

نصف ملاقات

آپ کا کوئی عزیز کسی دور دراز علاقہ میں ہو تو آپ کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ آپ کو اس کے حالات کا علم ہوتا رہے اور اس کی چھٹیاں آپ کو برابر ملتی رہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ چھٹیاں آپ کے اس عزیز کی نصف ملاقات کرا دیتی ہیں۔

روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر آپ کو گھر بیٹھے ہی اپنے محبوب آقا اور مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نصف ملاقات کرانے کا باعث بن سکتا ہے پانچ روپے خرچ کیجئے اور سال بھر کے لئے خطبہ نمبر اپنے نام جاری کروائیے۔

(منیجر روزنامہ الفضل)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ مغربی طاقتوں کو اسلام کا پیغام امن

(از صلاح الدین صاحب بنگالی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

جس طرح دنیا میں کبھی کوئی ساعت آرام کی ہوتی ہے۔ اور کوئی تکلیف کی۔ انسان کے مقدر کے آسمان پر کبھی ستارۂ اقبال چمک رہا ہوتا ہے۔ اور کبھی تنزل وادبار کے بادل چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی روحانی دنیا میں بھی یہ اتار چڑھاؤ کی لہریں چلتی رہتی ہیں۔ اور اس میں کوئی گھڑی نہار کی ہوتی ہے۔ اور کوئی لیل کی۔ اور ہر چھوٹے بڑے کو ان حالتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ روحانی میدان میں بھی وہ کبھی ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ کبھی اس پر لیل کی حالت طاری ہوتی ہے اور کبھی وہ ضحیٰ کی روشنی میں دوڑ رہا ہوتا ہے۔ اسی جوار بھاٹے کی حالت کو صوفیا کرام روحانی اصطلاح میں قبض و بسط کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ اور جن کا روحانی مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے۔ ان کی قبض کی حالت بھی روحانی بلندی کی طرف ایک قدم ہوتی ہے۔ جب وہ کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو محض کھانا ہی نہیں کھا رہے ہوتے۔ بلکہ ان کا مقصد طاقت حاصل کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت اور اسی کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ الغرض قبض کی حالت میں بھی ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ بلکہ ان کی قبض کی حالت بھی ترقی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اور ان کا بظاہر پیچھے ہٹنا بھی منزل مقصود کی طرف دوڑ لگانے کے لئے ایک سہارے کے مترادف ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جنہیں سرچشمۂ روحانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع سے روحانیت کا ایک بلند مقام حاصل ہے۔ گزشتہ سال علاج کی خاطر بلادِ یورپ کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ جسمانی لحاظ سے یہ ایک کمزوری کی حالت تھی۔ جسے صوفیا کی اصطلاح میں ایک قبض کی کیفیت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سفر کے واقعات اور ان کے کامیاب نتائج سے ظاہر ہے۔ کہ یہ سفر جو ہماری نگاہ میں ایک جسمانی ضرورت یعنی علاج کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ در پردہ اس کے پیچھے خدا کی خاص تقدیریں کام کر رہی تھیں۔ کیونکہ اس سفر سے شاندار روحانی نتائج مترتب ہوئے۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے ایک سازگار فضا تیار ہوئی۔

سفر یورپ کے دوران میں حضور کی اہم دینی سرگرمیوں کی تفصیل الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ حضور نے ایک بہت بڑا کام یہ کیا ہے۔ کہ آپ نے تمام دنیا کو عموماً مغربی طاقتوں کو خصوصاً اسلام کا زندگی بخش پیغام دیا۔ اس وقت دنیا ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ ایٹم اور ہائیڈروجن بم کی ایجاد نے دنیا کو تباہی کے کنارے لاکھڑا کیا ہے۔ اور وہی طاقتیں جو ان مہلک ہتھیاروں کی خود موجد ہیں۔ اب اس فکر میں مبتلا ہیں۔ کہ اپنے آپ کو کیسے ان کے تباہ کن نتائج سے بچائیں۔ ایسے نازک وقت میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے انہیں اسلام کا وہ پیغام دیا۔ جو امن کی خوشگوار فضا پیدا کر کے دنیا کو اس عظیم ہلاکت سے بچا سکتا ہے۔ جو تیسری عالمگیر جنگ کے روپ میں ظاہر ہونا چاہتی ہے۔ حضور نے یہ پیغام زیورک میں ایک خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہاں اختصار کے مدنظر اس کا صرف ایک حصہ درج کیا جاتا ہے:۔

"سورہ فاتحہ میں تمام گر بیان کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلا موٹا گر یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ خدمتِ خلق کرو۔ اور بلا غرض اور بلا ذاتی فائدہ کی خواہش کے خدمتِ خلق کرو۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو ہر شخص تمہاری تعریف کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک طبقہ کو اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہی طبقہ اس کی تعریف کریگا۔ مثلاً کوئی حکومت لیبر کو اٹھاتی ہے۔ ......

تو لیبر ہی اس کی تعریف کریں گے۔ بڑے اور درمیانہ درجہ کے نہیں کریں گے۔ اور اگر کوئی حکومت بڑے اور درمیانہ درجہ کو اٹھانے کی کوشش کرے۔ تو یہ طبقے ہی تعریف کریں گے۔ لیبر نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ حکومت رب العالمین نہیں۔ بلکہ فرقہ کی اور جماعت کی رب ہے۔ حقیقی حکومت وہی ہے۔ جو تمام طبقوں کو بلکہ قوم کو بھی بھلا دے۔ کیا اس تعلیم پر عمل کرنے کے بعد امن کے مٹنے کا شائبہ بھی ہو سکتا ہے؟ اور کیا کوئی ایسی قوم کا دشمن بھی ہو سکتا ہے؟ دوسرے وجوہ سے دشمن ہو جائے۔ تو ممکن ہے۔ لیکن کوئی اس فعل کی وجہ سے دشمن نہیں ہو سکتا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ کے شروع میں بیان فرمایا تھا۔ کہ ایک دفعہ جب آپ ڈلہوزی تشریف لے گئے تھے۔ وہاں آپ پر اللہ تعالیٰ نے انکشاف فرمایا تھا۔ کہ دنیا کے امن کے قیام اور کمیونزم کے مقابلہ کے لئے سارے گر سورہ فاتحہ میں موجود ہیں۔ چنانچہ زیورک کا پیغام اسی سورۃ کی ایک لطیف تفسیر تھی۔

۱۹۲۴ء میں جب پہلی مرتبہ حضور نے یورپ کا سفر کیا تھا۔ اس وقت بھی دنیا کے سامنے امن کا مسئلہ درپیش تھا۔ اور لیگ آف نیشنز بنائی جا رہی تھی۔ آپ نے اس وقت لندن میں تقریر کی اور اہل مغرب کو بتایا۔ کہ تم تو آج لیگ آف نیشنز کی دیواریں کھڑی کر رہے ہو، اسلام آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی ایک مکمل لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھ چکا ہے۔ تمہیں تو اس کی اس وقت سوجھی۔ جب مصیبت سر پر آپڑی۔ اور جنگ عظیم میں انسانی خون سے زمین لالہ زار بن گئی۔ لیکن اسلام کا خدا چونکہ عالم الغیب تھا۔ اس لئے تیرہ سو سال پہلے ہی اس نے اپنی کتاب میں اس ضرورت کا علاج بیان کر دیا تھا۔ حضور نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی رو سے مندرجہ ذیل پانچ اصول بھی پیش کئے تھے۔

(۱) اگر دو حکومتوں میں اختلاف ہو جائے۔ تو دوسری حکومتیں زور دے کر انہیں تبادلہ خیالات کر کے فیصلہ کرنے پر مجبور کریں۔

(۲) اگر ان میں سے کوئی فریق نہ مانے۔ اور جنگ کرے۔ تو سب مل کر لڑنے والے سے جنگ کریں۔

(۳) جب حملہ آور مغلوب ہو جائے۔ اور باہمی فیصلہ پر راضی ہو جائے۔ تو سب مل کر شرائط صلح طے کرائیں۔

(۴) جنگ کی وجہ سے غصہ سے کام نہ لیں۔ جس کا حق ہو اسے دیں۔

(۵) مغلوب یا غالب فریق سے دوسری دخل دینے والی اقوام کوئی فائدہ نہ اٹھائیں۔

یہ پانچ اصول تھے۔ جن کا قرآن کریم کی آیات سے استدلال فرما کر آپ نے مغربی اقوام پر واضح کر دیا کہ ایک کامل اور قابل عمل لیگ آف نیشنز کا صحیح تصور اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ اور جب تک اقوام عالم اپنی لیگ آف نیشنز میں قرآنی اصول کو مدنظر نہیں رکھیں گے، ان کی لیگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضور اس کے متعلق نظام نو میں بیان فرماتے ہیں۔

"اس وقت لوگ لیگ آف نیشنز کے قیام پر اتنے خوش تھے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ مگر میں نے زور دیا تھا۔ کہ جب تک تم یہ شرط نہ رکھو گے۔ کہ جو حکومت غلطی کرے گی۔ اس سے سب حکومتیں مل کر لڑیں گی۔ اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ مگر اس وقت یہی کہا گیا۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ تو صلح کی بجائے لڑائی کی بنیاد رکھنا ہے۔ اور نہ صرف اس کی بلکہ ان سب اصولوں کی جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ تمام موجودہ تحریکات جو نئے نظام کی مدعی ہیں۔ مخالف رہی ہیں۔ مگر اب بائیس سال دھکے کھا کر اسی طرف رجوع ہوا ہے۔ جس کی خبر اسلام نے پہلے دے دی تھی۔ اور مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ کہ نئی لیگ کے قیام کے وقت یہ شرط رکھی جائیگی۔ کہ اگر کوئی حکومت تصفیہ کی طرف مائل نہ ہو تو اس سے جنگ کی جائے۔ مگر اب بھی تم دیکھو گے۔ کہ اگر وہ اسلامی نظام کی پوری پابندی نہیں کریں گے، تو ناکام ہی رہیں گے۔"

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نظام نو میں ان طائفتان من المومنین......الخ سے اسلامی لیگ آف نیشنز کا استدلال کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"یہ لیگ آف نیشنز اسلام نے اس وقت پیش کی۔ جب اس قسم کا کسی کو خیال تک نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس نکتہ کو مجھ پر کھولا۔ جو ایک ایسا عظیم الشان کام ہے۔ جو صرف نبیوں یا خلفاء کا ہی ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ اس قسم کا اہم انکشاف سوائے انبیاء اور خلفاء کے کسی نے آج تک کتب سماویہ سے کیا ہو۔ جس کا تعلق سب دنیا سے ہو۔ اور صدیوں کے لئے ہو۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے اور دوسرے سفر کے حالات میں ازحد مناسبت ہے۔ آپ کا پہلا سفر بھی ایسے وقت میں ہوا۔ جبکہ دنیا کو قیام امن کا مسئلہ درپیش تھا۔ اور دوسرا سفر بھی ایسے حالات میں ہوا۔ جبکہ سیاسی مباحث کا مرکز یہی مسئلہ تھا۔ آپ کے دونوں سفروں کی اس خصوصیت اور مناسبت سے ظاہر ہے۔ کہ روحانیت کے آسمان پر حضور واقعی ایک روشن ستارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس روشن ستارہ کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی رضا کی راہ پر چلنا سیکھ لیں۔

فلسطین کے حالات کے متعلق تقریر

جامعۃ المبشرین میں مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین مورخہ ۲۶/۱/۵۶ بروز جمعرات ۹½ بجے صبح "فلسطین کے حالات" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ حافظ قدرت اللہ صاحب بھی انڈونیشیا کے حالات سنائیں گے۔ احباب وقت پر تشریف لا کر ان مفید تقاریر سے مستفید ہوں۔

(سیکرٹری مجلس علمی جامعۃ المبشرین)

---

(۱) ضرورت بوائے فائرمین ریلوے

اسامیاں ۳۰ - تنخواہ پچاس - گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ۲۵/۲/۵۶ کو عمر ۱۶ تا ۲۰۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۲۵/۲/۵۶ تک طلب کی گئی ہیں۔

(پاکستان ٹائمز ۲۱/۱/۵۶)

(۲) توسیع تاریخ داخلہ یونیورسٹی امتحانات

پرائیویٹ امیدواران بی اے بی ایس سی - ایم اے ایم ایس سی بی ٹی - ایل ایل ایم بی او ایل سنہ ۵۶ء لیٹ فیس کے ساتھ فارمہائے داخلہ ۳۱/۱/۵۶ تک بھیج سکتے ہیں۔ جنہیں غیر مکمل فارمیں واپس ہوئی ہیں وہ ۱۰/۲/۵۶ تک دوبارہ پیش کر سکتے ہیں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۱/۱/۵۶) (ناظر تعلیم ربوہ)

"اب صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید کے سالانہ چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں"

(ارشاد حضرت امیر المومنین)

احباب جماعت اور عہدیداران فوری طور پر جدوجہد شروع کر دیں!

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۵۵ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا ہے کہ میرے نزدیک اب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ کون احمدی ہے جسے یہ یقین اور وثوق نہ ہو کہ حضور کا یہ ارشاد ضرور پورا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس ارشاد کی تعمیل میں فوری طور پر جدوجہد کا آغاز کر دیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ دوستوں کو اپنی آمدنیاں بڑھانی چاہئیں تا کہ ان کا چندہ بڑھ سکے۔ آمدنی بڑھانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ موجودہ آمدنیوں پر پورا پورا چندہ ادا کیا جائے بلکہ قربانی کے موجودہ معیار کو بلند کیا جائے تا آئندہ آمدنیاں بڑھانے کے لئے جو جو کوشش کی جا رہی ہیں اللہ تعالےٰ ان میں برکت ڈالے۔ پس ہر دوست کو چاہئیے کہ اپنی آمدنی کا جائزہ لے اور آئندہ اس کے مطابق چندہ ادا کرے اور پوری کوشش اور توجہ سے پچھلے بقائے بھی ادا کرے

عہدیداروں کو چاہئیے کہ اب سابقہ بجٹوں پر انحصار نہ کریں بلکہ نئے سرے سے دوستوں کی آمدنیوں کا جائزہ لیں۔ زمیندار احباب کو حضور نے خاص طور پر مخاطب فرمایا ہے۔ پس زمیندار جماعتیں خصوصیت سے اپنے بجٹوں پر نظر ثانی کریں اور تمام جماعتیں خواہ وہ شہری جماعتیں ہوں یا زمیندارہ جماعتیں ہوں اپنے اپنے بجٹوں میں اضافہ کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوائیں اور پہلے سے زیادہ تندہی سے چندہ کی وصولی کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے

مغربی پاکستان کی جماعتوں اور براہ راست افراد کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری سنہ ۵۶ء ہے جو وعدے ۳۱ جنوری یا یکم فروری کو مقامی ڈاکخانہ میں پڑیں گے اور مرکز میں وہ کسی تاریخ کو پہنچیں وہ وعدے وقت کے اندر سمجھے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے وعدے ہی حضور کے پیش کر کے منظوری لی جائے گی جو جماعتیں یا براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کسی شدید بیماری یا لمبے سفر وغیرہ کی وجہ سے وعدہ وقت پر نہ کر سکے ہوں یا وہ جو اب نئے بیعت کرنے والے ہوں ان کے وعدے بھی دوران سال میں لے لئے جائیں گے۔

پس امراء اور صدر صاحبان پوری توجہ اور کوشش سے اپنی جماعت کے وعدوں کی فہرست ۳۱ جنوری کی شام تک مکمل کر کے مرکز میں ارسال کریں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

سلائی کی استانی کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں ایک سلائی کا سکول کھول رہی ہے۔ اس کے لئے ایک ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے۔ براہ مہربانی ایسی خواتین اپنی درخواستیں بھجوائیں جنہوں نے سلائی سکھانے کی سند لی ہوئی ہو۔ ایسی بہنوں کو جن کو کسی سکول میں کام کرنے کا تجربہ ہوگا ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں یکم فروری تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

چوہدری محمد اشرف صاحب ساکن چک نمبر ۳۰ متصل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری گوجرانوالہ میں سڑک کو عبور کرتے ہوئے ایک موٹر کار کے نیچے آکر وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے سیالکوٹ جا رہے تھے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کی مغفرت کی دعا کریں۔

محمد ابراہیم شاد سیکرٹری جماعت احمدیہ چھور نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

درخواست دعا خاکسار اس دفعہ میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب میری نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ لطیف احمد ابن بابو قاسم الدین صاحب

شوریٰ کے فیصلے اور مجالس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

"سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تحریک جدید کے ایجنڈا کے ماتحت نمائندگان شوریٰ نے جو فیصلے کئے تھے ان فیصلوں کی آخری توثیق ہو گئی ہے۔ لہذا قائدین کی اطلاع اور ان کے مطابق عملدرآمد کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) مجلس کوشش کرے کہ اس کے تمام خدام حسب توفیق تحریک جدید کے مالی جہاد میں شریک ہوں

(۲) ہر سال ایک ہفتہ وعدوں کے حصول کے لئے اور دو ہفتے وعدوں کی ادائیگی کے لئے منائے جایا کریں۔

(۳) ہر خادم کوشش کرے کہ کم از کم ایک غیر از جماعت دوست کو تحریک جدید میں شامل کرے

(۴) ایسے صاحب ثروت احباب جن کے تحریک جدید کے وعدہ جات ان کی حیثیت سے کم ہوں کو تلقین و تحریک کر کے ان کے وعدہ جات میں مناسب اضافہ کرایا جائے۔

(۵) ہر خادم زائد آمد اس نیت سے پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ وہ اس میں سے کم از کم ۲۵ فیصدی تحریک جدید میں ادا کرے گا۔ مجالس مجموعی طور پر بھی شعبہ صنعت و حرفت و تجارت کے ماتحت زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس آمد کا ۲۵ فیصدی تحریک جدید میں ادا کریں

(۶) ایسے احباب جو باوجود کوشش کے ...... اپنے وعدوں کی ادائیگی نہ کریں۔ بذریعہ وفود اور خطوط انہیں اس امر کا احساس دلایا جائے کہ وہ پاس عہد کریں۔ اگر اس طریق پر بھی اصلاح نہ ہو سکے تو مرکز کو مطلع کر دیا جائے۔

(۷) وہ مجالس جو تحریک کے سلسلہ میں مفید اور عمدہ کام کریں ان کو مرکز کی طرف سے اسناد جاری کی جائیں جو سالانہ اجتماع پر قائدین یا ان کے نمائندہ کو عطا کی جائیں گی"

آپ کے ان فیصلوں کے پیش نظر مرکز کی طرف سے فیصلہ نمبر ۲ کی تعمیل میں ۲۵ جنوری تا ۳۱ جنوری وعدوں کے حصول کا ہفتہ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین کو چاہئیے کہ وہ فیصلہ نمبر ۱ نمبر ۲ و نمبر ۴ کو عملی جامہ پہنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ولائیت میں ٹریننگ کا موقعہ

۱۲ طلبہ کو یو کے میں ٹریننگ دی جائے گی۔ عرصہ ٹریننگ دو ماہ پاکستان میں اور دس ماہ یو کے میں۔ وظیفہ دوران ٹریننگ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار اندرون ملک اور -/۳۶۰ پونڈ سالانہ یو کے میں۔ -/۲۵ پونڈ کتب کے لئے۔ متفرق -/۵ پونڈ جانے کے اور -/۵ پونڈ واپسی سفر کے۔ پارچات کے لئے -/۵۰۰ روپے بطور چارج میں تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۳۲۰ گرانی الاؤنس علاوہ

شرائط:۔ بی۔ایس۔سی فزکس و کیمسٹری یا ایف۔ایس۔سی نان میڈیکل فرسٹ ڈویژن، پانچ سال سروس لازم۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں بصیغہ رجسٹری بمعہ رسید خزانہ -/۷/۸ روپے بنام Director of Ordnance Factories 21 Victoria Berracks Rawalpindi ۱۰ فروری ۵۶ء تک مطلوب (پاکستان ٹائمز ۲۰ جنوری ۵۶ء) ناظر تعلیم ربوہ

ٹریننگ بطور ریلوے گارڈ

کل اسامیاں ۴۰۔ عرصہ ٹریننگ ۹ ہفتے والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ۔ دوران ٹریننگ وظیفہ -/۵۰ بطور گارڈ تنخواہ ۷۲-۴-۱۰۰-۵-۱۲۵ الاؤنس ہر قسم اس کے علاوہ

شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ عمر ۱۸ تا ۲۴ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ پر ۲۰ فروری ۵۶ء تک معرفت دفتر روزگار بنام Divisional Superintendent N.W.R نزدیک کے طلب کی گئی ہیں (پاکستان ٹائمز ۲۳ جنوری ۵۶ء) (ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نامور صحابی حضرت مولانا حافظ فیض الدین صاحبؓ سیالکوٹی کی سوانح عمری "حیات فیض" کے نام سے مکرمی ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب احمدی آف کاسی حال کراچی نے شائع کی ہے۔ جن دوستوں کو اس کتاب کی خواہش ہو وہ مندرجہ ذیل ایڈریس سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ (خالد لطیف ۱/۸۲ کولیبار کراچی)

حکومت فنکاروں کو باعزت مقام دلانے کی ہرممکن کوشش کرے گی

اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے (سکندر مرزا)

ڈھاکہ ۲۲ جنوری ۔ پاکستان کے گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا نے فنون لطیفہ کے ادارہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارہ کے قیام سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حکومت فن کی عمدہ قدروں کو ترقی دینے کی خواہاں ہے ۔ انہوں نے اس موقعہ پر فن کاروں کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کو باعزت مقام دلانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی ۔

میجر جنرل اسکندر مرزا نے اس بات کا اعتراف کیا کہ قیام پاکستان کے بعد ابتدائی مرحلہ میں فنون لطیفہ کی ترویج کے سلسلہ میں غفلت برتی گئی ہے انہوں نے ادارہ کے قیام کی اہمیت بتاتے ہوئے خیال ظاہر کیا کہ اس سے فن کاروں کو معاشرہ میں ایک باعزت مقام دلانے میں مدد ملے گی ۔

گورنر جنرل نے کہا کہ ہمارے ملک میں فن کے میدان میں اعلیٰ صلاحیت رکھنے والوں کی کمی نہیں ہے ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان کو مناسب مواقع فراہم کئے جائیں ۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ صلاحیت رکھنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے تاکہ فن صحیح طور پر پنپ سکے ۔ گورنر جنرل سے قبل فنون لطیفہ کے اس ادارہ کے نگران اعلیٰ مسٹر زین العابدین نے ادارہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ فنون لطیفہ کے اس ادارہ کو تین شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ فنون لطیفہ ۔ تجارتی آرٹ اور گرافک آرٹ مسٹر زین العابدین نے بتایا کہ اس ادارہ کا قیام ساڑھے بارہ لاکھ روپے کے سرمایہ سے عمل میں لایا گیا ہے ۔ نیز انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ مشرقی فنون لطیفہ کے شعبے بھی عنقریب قائم کر دیئے جائیں گے ۔

گورنر جنرل مشرقی بنگال کے پندرہ روزہ دورہ پر یہاں آئے ہیں ۔

بلگانن کو عارضہ قلب

لندن ۲۴ جنوری ۔ وزیر اعظم روس مارشل بلگانن گزشتہ ایک ہفتہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل بلگانن کا علاج ایک خاص طریقہ سے کیا جا رہا ہے جس میں مریض کو قریباً تین ہفتوں تک روزانہ بیس گھنٹے سلایا جاتا ہے ۔

لیکن بعض سفارتی حلقے بلگانن کے بارے میں مختلف النوع خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنے سفر ہند کی تھکان اتارنے کے لئے اپنے آبائی گاؤں میں گئے ہوئے ہیں ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ کثرت کار کے باعث تھک گئے ہیں اور کہیں آرام کر رہے ہیں ۔ بہرکیف بلگانن ۱۳ جنوری کے بعد کسی عوامی تقریب میں شامل نہیں ہوئے ۔

بقیہ صفحہ ۲
لیڈر

معلوم کرتا ہے ۔ دوسرا حصہ بیت الذکر کہلاتا ہے ۔ اور یہ حصہ ان علوم پر مشتمل ہے جو ذاتی کاوش اور جد وجہد کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہوتے ۔ بلکہ دعا، انابت الی اللہ اور خشیت اللہ کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں ۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی روشنی میں اس مدینۃ العلم میں تعلیم حاصل کرنیوالوں کو ان خرابیوں اور نقائص کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا ۔ جو دنیوی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو پیش آتے ہیں ۔ بلکہ جو طالب علم اس یونیورسٹی میں داخل ہوگا ۔ وہ بد امنی فساد، ظلم، اور ہلاکت سے محفوظ رکھا جائیگا ۔ دنیوی سائنسدانوں نے ایٹم بم ایجاد کیا اور وہ اس کامیاب ایجاد پر نازاں تھے لیکن اب وہ خود اس ایجاد پر پشیمانی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ لیکن اس قسم کا خطرہ اس مدینۃ العلم میں نہیں کیونکہ عقل تو خود اندھی ہے جب تک اسے دین کی روشنی نہ دی جائے یہ انسان کو ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس مدینۃ العلم میں بیت الفکر کے محلہ کے ساتھ ساتھ بیت الذکر کا محلہ بھی آباد کر دیا ۔ تا محض عقل کے استعمال کے نتیجہ میں جو خطرات انسان کو پیش آ سکتے تھے وہ بیت الذکر یعنی دینی حصہ کے ساتھ دور ہو جائیں

(الفرقان جنوری ۱۹۵۶ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ۔

"تاج محل" کی مرمت ۹۵

دنیا کی خوبصورت ترین عمارت تاج محل کی تعمیر ومرمت پر گزشتہ پندرہ برس میں پانچ لاکھ روپے سے زائد صرف ہو چکے ہیں ۔ ایک تازہ اطلاع کے بموجب حالیہ سیلاب سے اس کے دو تین میناروں میں شگاف آ گئے ہیں اور عمارت کے دوسرے حصے کو بھی نقصان پہنچا ہے ۔

تاج محل کی تعمیر سترھویں صدی میں ہوئی تھی ۔ تاریخی ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی تعمیر و تکمیل کے کچھ عرصہ بعد ہی شہزادہ اورنگ زیب نے یہ دیکھا کہ اس کے بڑے اور درمیانی گنبد میں خرابی ہے ۔ چنانچہ شہزادہ نے خود شاہجہان کو خط لکھا اور اس کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی اس طرح اس کی پہلی مرمت ۱۶۵۳ء میں ہوئی ۔

مغلیہ سلطنت کے زوال کے زمانے میں تاج محل کا حسن اور اس کی عمارت کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لئے جو قدم اٹھائے گئے افسوس ہے کہ اس کی تفصیلات کی بابت تاریخ میں زیادہ مواد نہیں ہے ۱۷۸۴ء میں بھرت پور کے ڈاکوؤں نے تاج محل کے چاندی کے دروازے چرا لئے جن کی قیمت اس وقت کوئی ایک لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ تھی ۔ اس کے علاوہ مرکزی گنبد پر ہیرے جواہرات لعل یاقوت وغیرہ جو قیمتی پتھر تھے ڈاکوؤں نے وہ بھی اکھیڑ لئے بعد ازاں ان قیمتی پتھروں کی جگہ معمولی رنگین شیشے کے ٹکڑے لگا دیئے گئے ۔ لیکن چاندی کے دروازے کے بغیر ہی یہ مقبرہ رہا ۔

۱۸۰۳ء کا زلزلہ

۱۸۰۳ء میں جو زلزلہ آیا تھا ۔ اس کی وجہ سے اس عمارت میں کئی جگہ شگاف اور دراڑیں پڑ گئی تھیں ۔ ۱۹۱۱ء کے آگرہ گزیٹر میں درج ہے "تاریخ بتاتی ہے کہ یہ شگاف اور دراڑیں چاندی سے بھر دی گئیں ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس چاندی کا بھی نام و نشان نہیں رہا ......"

گزیٹر میں اس مرمت کے اخراجات کا بھی کوئی اندراج نہیں ہے —

۱۸۰۹ء میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تاکہ تاج محل کی ضروری مرمت کے اخراجات کا اندازہ لگائے ۱۸۱۰ء میں اس کمیٹی نے کیپٹن ٹیلر اور کرنل ہائیڈ کا انتخاب کیا تاکہ یہ دونوں حضرات تعمیر و مرمت کے کام سے عہدہ برآ ہوں ۔ اس تعمیر و مرمت کے دوران میں تاج محل کی پوری عمارت کی بیرونی سطح صاف کی گئی ۔ جہاں جہاں سے پتھر غائب تھے وہاں دوبارہ پتھر لگائے گئے — اور MOSAIC نقاشی جہاں جہاں بگڑی تھی اسے ٹھیک کیا گیا ۔

۱۸۱۴ء تک تعمیر و مرمت پر ایک لاکھ روپیہ اٹھ چکا تھا — کچھ عرصہ بعد یہ محسوس کیا گیا کہ مزید مرمت کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ ۱۸۶۴ء میں ڈاکٹر مرے سے یہ کہا گیا کہ "ہشت پہلو گنبد" کی مرمر کی بوسیدہ اور شکستہ سلیں تبدیل کریں ۔ دس سال بعد مسٹر ایگز بیڈر نے جو محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کے ایگزیکٹو انجینئر تھے وسیع پیمانے پر تعمیر و مرمت کا کام شروع کیا ۔ اس پر اکہتر ہزار روپیہ کا صرفہ آیا ۔

۱۹۳۶ء میں حکومت ہند کے محکمہ آثار قدیمہ نے تاج محل کا سروے کرنے کے بعد یہ سفارش کی کہ مقبرے کے مرکزی گنبد کے سنگ مرمر کی سلیں یا تو سرے سے بند کر دی جائیں یا انہیں پھر سے نصب کیا جائے ۔ اس دفعہ مرمت کے اخراجات ایک لاکھ ۵۲ ہزار ۴۴۹ روپے ہوئے ۔

۱۹۴۱ء میں حکومت کی جانب سے پانچ ماہرین کی ایک مشاورتی کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا تاکہ وہ روضہ تاج محل کی پوری مرمت کے لئے سفارشات کرے ۔ بعد ازاں اس کمیٹی کی رکنیت میں اضافہ کیا گیا ۔ اور مشاورتی کمیٹی نے ۱۵ اہم سفارشیں کیں اور ۱۹۴۶ء میں ان سفارشات پر عمل درآمد شروع ہو گیا ۔

مسودہ آئین میں مناسب ترامیم سے گریز نہیں کیا جائیگا

مجوزہ آئین درحقیقت ۲۱ نکاتی پروگرام کی اساس پر تیار کیا گیا ہے (لبواس)

کراچی ۲۵ جنوری۔ مجلس دستورساز میں مسودہ آئین پر عام بحث کے پانچویں دن چھ اور مقررین نے بحث میں حصہ لیا۔ آج مسلم لیگ کے خان جلال الدین خان نے اپنی دیرروزہ تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ہندوں کو مشورہ دیا کہ وہ اسلام، مسلمان اور پاکستان کے متعلق اپنے پرانے تعصبات ختم کردیں اور پاکستان کی نوے فی صد آبادی کو اپنی آرزوں امنگوں۔ خواہشات اور نظریات کے مطابق آئین حاصل کرنے دیں۔

عوامی لیگ کے مسٹر دلدار احمد نے اپنی جماعت کی مخالفانہ ڈگر پر چلتے ہوئے مسودہ آئین پر شدید نکتہ چینی کی اور اسے غیر اسلامی۔ غیر جمہوری اور غیر وفاقی آئین قرار دیا۔ آپ نے کہا "مجوزہ آئین کی نسبت صوبوں کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے تحت زیادہ خود مختاری حاصل ہے"۔

متحدہ محاذ کے مسٹر عبدالکریم نے مسودہ آئین کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے متعلق مسٹر ظہیرالدین کی تحریک کی مخالفت کی اور کہا کہ مسٹر ابوالمنصور احمد (عوامی لیگ) کے بیانات جذبہ حب الوطنی سے معرا اور قائداعظم کے ارشادات کے منافی ہیں

عوامی لیگ کے ایک اور رکن مسٹر رحمٰن نے مرکزی حکومت کے خلاف مشرقی بنگال کی بعض مبینہ شکایات کا ذکر کیا۔ تقریر کے دوران سپیکر نے انہیں بارہا ٹوکا اور کہا کہ وہ موضوع سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں۔

عبداللطیف لبواس

مرکزی وزیر خوراک مسٹر عبداللطیف لبواس (متحدہ محاذ) نے عوامی لیگ پر بڑی شدت سے حملہ کیا اور الزام لگایا کہ عوامی لیگ اپنے پاؤں مضبوط کرنے اور مرکز وصوبہ میں حکومت قائم کرنے کی غرض سے تخریبی حربے استعمال کر رہی ہے آپ نے بتایا کہ مسٹر ابوالمنصور احمد کے بیانات نظریہ پاکستان کی نفی ہیں۔ یاد رہے مسٹر منصور نے مسودہ آئین پر عام بحث کے دوران کہا تھا۔ "کہ ہمیں دو قوموں کی ایک قوم اور دو ملکوں کا ایک ملک بنانا ہے"۔

مسٹر عبداللطیف لبواس نے کہا کہ مسودہ آئین درحقیقت ۲۱ نکاتی پروگرام کی بناء پر تیار کیا گیا ہے اور ملک کی سلامتی کا خیال رکھتے ہوئے صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خودمختاری دی گئی ہے آپ نے کہا کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مخلوط پارٹی مناسب ترامیم سے گریز نہیں کرے گی۔

آپ نے عوامی لیگ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ مساوی نمائندگی کے اصول کو عوامی لیگ نے سب سے پہلے قبول کر لیا تھا۔ لیکن اب اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ مشرقی بنگال کو ترقی دینے کا پورا لحاظ رکھا جائے گا۔ آپ نے اس سلسلہ میں قومی معاشرتی کونسل اقتصادی کونسل

اور مالی کمیٹی کے قیام کے فوائد بھی بیان کئے اور بتایا کہ ان اداروں کی بدولت کس طرح پاکستان کے دونوں حصوں کو یکساں ترقی و خوشحالی نصیب ہوگی۔

آپ نے عوامی لیگ پر اعتراض کیا کہ عوامی لیگ لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی اپنے زمانہ اقتدار میں آئین کو آرڈیننس کے ذریعے نافذ کرنے کے حامی تھے، لیکن اب وہ اس کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اور اس میں کیڑے نکالے جا رہے ہیں۔ آپ نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ عوامی لیگ نے آئین سازی کے سلسلہ میں مخلوط پارٹی کے تعاون کی دعوت قبول نہیں کی

مسٹر عبدالستار (متحدہ محاذ) نے آج سب سے آخر میں تقریر کی۔ انہوں نے ابھی اپنی تقریر ختم نہیں کی تھی۔ کہ اجلاس کل پر ملتوی ہوگیا۔

پاکستانی ٹیم نے پہلی اننگز میں

نو وکٹوں پر ۳۶۳ رنز بنائیں

لاہور ۲۵ جنوری۔ ایم سی سی اے ٹیم اور پاکستان کے درمیان پہلے غیر سرکاری ٹیسٹ میچ کے چوتھے روز پاکستان نے مہمان ٹیم کی پہلی انگز کے ۲۰۴ رنز کے جواب میں اپنی پہلی انگز میں نو وکٹوں پر ۳۶۳ رنز بنا کر ۱۵۹ رنز کی لیڈ حاصل کرلی تھی۔ ایم سی سی نے کھیل ختم ہونے تک اپنی دوسری انگز میں ۵۱ رنز کیں اور اس کا کوئی کھلاڑی آوٹ نہیں ہوا۔ اب مہمان ٹیم پاکستانی ٹیم سے ۱۰۸ رنز پیچھے ہے۔ کل اگر پاکستانی باؤلروں کا حملہ کامیاب نہ رہا تو کھیل کا فیصلہ ہونے کا قطعی کوئی امکان نہیں۔ آج کے کھیل کی نمایاں خصوصیت حنیف کی سنچری تھی۔ وہ ۱۴۲ رنز بنا کر لاک کے بال پر باؤلڈ ہوگئے۔

بمبئی ہوڑہ میل کو حادثہ

ایک شخص ہلاک دس مجروح

بمبئی ۲۵ جنوری۔ بمبئی سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بمبئی ہوڑہ میل کا انجن اور دس بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔ اس حادثہ میں ایک شخص ہلاک اور دس مسافر مجروح ہوگئے۔ مجروحین میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ ہلاک ہونے والا مسافر میل سارٹر ہے۔

عوامی لیگ کے ارکان اسمبلی کو اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کی ہدایت

مسودہ آئین پر گول میز کانفرنس منعقد کیا جائے (بہاشانی)

تیگاری (میمن سنگھ) ۲۵ جنوری۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں دستورساز میں اپنی جماعت کے اراکین کو ہدایت کی ہے کہ وہ اکیس نکاتی پروگرام کی بنیاد پر دستور میں، ترامیم کے لئے جنگ لڑیں اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہیں تو آخری چارہ کار یہ ہے کہ وہ دستوری بل کی تیسری خواندگی کے دوران اسمبلی کے اجلاس سے احتجاجاً اٹھ کر چلے آئیں

مجلس عاملہ نے مسودہ دستور سے متعلق اپنی قرارداد میں دستور کی متعدد دفعات کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ اکیس نکاتی پروگرام کے مطابق مشرقی بنگال کے مطالبات کو پورا نہیں کرتیں مجلس عاملہ نے مسودہ دستور کے بنیادی حقوق سے متعلقہ باب پر بھی عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور اس کی جگہ بنیادی حقوق کا ایک نیا باب تجویز کیا ہے۔ مجلس عاملہ کے اس اجلاس کی صدارت مولانا عبدالحمید بھاشانی نے کی اور اس میں عوامی لیگ کے ضلعی عہدیداروں کے علاوہ جماعت کے بعض اراکین دستورساز اور اراکین صوبائی اسمبلی نے بھی شرکت کی۔

عوامی لیگ کی مجلس عاملہ نے مطالبہ کیا ہے کہ بنگالی کو مملکت کی ایک زبان قرار دیا جائے۔ مخلوط طریق انتخاب کو اختیار کیا جائے اور پاکستان کے دونوں گوشوں کے درمیان سیاسی اور اقتصادی مساوات کے اصول کو دستور میں شامل کیا جائے

اس ہدایت میں کہا گیا ہے کہ عوامی لیگ کے اراکین دستورساز اگر مجوزہ ترامیم منظور کروانے میں ناکام رہیں تو وہ اس صورت میں اسمبلی کے اجلاس سے اپنے آپ کو الگ رکھنے کے فیصلہ سے جماعت کے صدر کو آگاہ کریں۔

مولانا بھاشانی نے دستور کے سلسلہ میں ایک گول میز کانفرنس طلب کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس مطالبہ کو بھی ایک قرارداد کی صورت دے دی گئی ہے کہ وہ مختلف الرائے راہنماؤں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کریں تاکہ دستور کے بارے میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں انہیں ختم کیا جا سکے۔ اور کم از کم وقت میں ایک متفقہ دستور بنایا جاسکے؛

> ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

تجارتی نرخ لاہور مارکیٹ

غلہ:- سیاہ ماش ثابت ۲۴/ روپے من - ماش سبز ۲۶/ - مونگ ثابت ۲۱/ تا ۲۲/ - مسور ثابت ۱۸/ تا ۱۶/ - دال مسور ۱۳/ چنے ۱۱/۴ تا ۱۱/۸ - کابلی چنے ۱۱/ تا ۱۳/ - آٹا ۱۱/۶ تا ۱۲/۸ - گڑ ۱۸/ تا ۲۱/ - شکر ۱۸/ تا ۲۲ روپے چینی دیسی ۳۵/ تا ۳۶/۴ - نوربہ ۱۳/ تا ۱۷/ کھل بنولہ ۱/۲ من ۱۲/ تا ۱۲/۸ - بیج بوری باسمتی نئی ۲۳/ تا ۲۵/ - پرانی باسمتی ۲۸/ تا ۳۲/ - ہچل ۱۹/ تا ۲۰/ سندھی ۱۲/۸ تا ۱۳/۱۲ روپے من

تیل:- تیل توریہ ۵۴/ تا ۵۸/ - تیل بنولہ ۴۹/۸ تا ۵۰/۸ - تیل ناریل ۱۱۰/ - تیل تل ۶۷/ تا ۷۰/ - دیسی گھی ۱۶۵/ تا ۱۷۵/ - بناسپتی گھی ۳۹/ تا ۴۰/ روپے ٹین -

کریانہ:- سرخ مرچ ۲۰/ تا ۴۴/ کالی مرچ ۳۷۰/ تا ۴۴۰/ - الائچی ڈوڈہ ۳۷۰/ - الائچی خورد ۲/۴ روپے سیر - نمک ۴/۸ - لونگ ۵۴۰/ - ہلدی ۹۷/ روپے من

خشک میوہ:- سوگی ۴۰/ تا ۸۰/ روپے کھوپہ ۸۰/ تا ۸۱/ - خانی ۴۵/ تا ۵۰/ - اخروٹ ۱۲/ تا ۱۴/ - چھوہارہ ۲۵/ تا ۳۲/ روپے پستہ ۳۳۰/ - گری بادام ۳۵۰/ -

کپڑا:- لٹھا سو ہزار ۸۳/ روپے تھان ۷۰ ہزار ۷۶/۸ تھان - گرے ۳۳۳ ۱/۴ گز - ۴۴۴ ۱۲ - کورہ لٹھا اے ایس۔ اے ۱۲ کورہ لٹھا الف۔ الف۔ الف ۱۲ گز

صرافہ:- سونا ۱۰۳/۱۲ تا ۱۰۴/۸ فی بھری (تولہ) پونڈ ۶۷/ روپے فی پونڈ۔ چاندی ٹکسالی ۱۶۵/ تا ۱۶۷/ سٹیکرڈ بھری۔ چاندی ۱۶۵/ تا ۱۶۲/ روپے